بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۶ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۵/۲۰	۱۰ شہادت ۱۳۴۵ھش — ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ — ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۸۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ اپریل۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

ربوہ ۹ اپریل۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل ایک نہایت ہی اہم اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف بڑے ہی لطیف پیرایہ میں توجہ دلائی۔ حضور نے احباب کو اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہ ماہ رواں جماعت کے مالی سال کا آخری مہینہ ہے انہیں تلقین فرمائی کہ وہ اپنے چندہ جات کے بقائے اس ماہ کے دوران ادا کر کے نہ صرف بجٹ پورا کر دکھائیں بلکہ وصولی کی مقدار کو بجٹ کی مقررہ حد سے بھی بڑھانے کی کوشش کریں۔ حضور نے اس امر کا خاص اہتمام کرنے کہ کوئی شخص فاقہ سے نہ سوئے، قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے وسیع تر منصوبے کو عملی جامہ پہنانے اور عارضی وقف کی تحریک کے تحت دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک تعلیم و تربیتی امور کی انجام دہی کے لئے وقف کرنے کے سلسلہ میں جماعتوں اور مرکزی اداروں کو ضروری ہدایات سے نوازا نیز انتظامی امور سے متعلق بعض نہایت ہی اہم فیصلوں کا اعلان فرمایا۔ حضور کے اس اہم خطبہ کا مکمل متن کسی قریبی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا انشاء اللہ۔

ربوہ ۹ اپریل۔ مکرم محمد عثمان صاحب چینی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سنگا پور جانے کے لئے اپنی والدہ صاحبہ محترمہ کے ہمراہ کل مورخہ ۸ اپریل کو صبح چناب ایکسپریس سے سنگا پور روانہ ہو گئے۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ مکرم محمد عثمان صاحب چینی ۱۵ سال سے زائد عرصہ تک مرکز سلسلہ میں مقیم رہنے اور علم دین حاصل کرنے کے بعد اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان روانہ ہوئے ہیں۔ اس عرصہ میں آپ نے جامعہ سے شاہد کی ڈگری بھی حاصل کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا کرے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو

چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک ایسا ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرے

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائیگی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کریگی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہوگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کیلئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔ میں ایک کتاب بنانے والا ہوں اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری۔ دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس جگہ کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ وہ ضرور ہوگی تم کیوں صبر نہیں کرتے جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جائے مرض دفع نہیں ہوتا میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے بخل ہے رعونت ہے خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔" (خطبہ عید الاضحیٰ ص ۲۱/۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء

مشرقی افریقہ میں احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

گزشتہ اداریہ میں ہم نے ایشیا کے مضمون نویس چوہدری غلام محمد صاحب کے مضمون کے حوالوں سے ہی یہ ثابت کیا ہے کہ مشرقی افریقہ میں احمدی ہی صرف ایک ایسی جماعت ہے جو کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے۔ چنانچہ جماعت نے مشرقی افریقہ کے اکثر مقامات پر مضبوط مراکز قائم کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کثرت سے اس علاقہ میں مساجد تعمیر کیں۔ اور ہر مسجد کے ساتھ جماعت کا ایک مرکز بھی ہے اور تقریباً سولہ سترہ ہمہ وقتی مبلغ مشرقی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ جماعت نے سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔ یہ باتیں تو وہ ہیں جو خود چوہدری صاحب نے تسلیم کی ہیں۔ اگرچہ جماعت نے مشرقی افریقہ میں جو تبلیغ و اشاعت دین کا کام کیا ہے، وہ اس سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اور یہ کام اس نے خود چوہدری صاحب کے بقول دوسرے مسلمان علماء کی مخالفت کے علی الرغم کیا ہے اور عبد العلیم صدیقی کے دوروں کے باوجود کیا ہے۔

اس کے مقابلہ میں ساری دنیا کے مسلمان جن میں مسلمانوں کی بڑی بڑی حکومتیں بھی شامل ہیں۔ خود چوہدری صاحب کے بقول کوئی کام نہیں کر سکیں۔ یہ شہادت صرف چوہدری صاحب نے ہی نہیں دی بلکہ ایک دنیا دے رہی ہے۔ لیکن یہ پھر حیرت نہیں ہے کہ چوہدری صاحب اس کو ناکامی کا نام دیتے ہیں۔

چوہدری صاحب کو ایسا اس لئے کرنا پڑا ہے کہ وہ ان کی جماعت جو پاکستان میں اقامت دین وغیرہ کے بلند بانگ دعاوی کرتی ہے۔ اپنا کوئی کام ایسا نہیں دکھا سکتی۔ اس لئے وہ احمدیوں کے کام کو کم کر کے دکھانے کو ہی اپنا بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ عموماً جو لوگ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ یا کچھ نہیں کر رہے۔ جماعت احمدیہ کا کام دیکھ کر اس قسم کے بہانے تراشتے ہیں تا کہ مسلمان ان سے یہ نہ پوچھیں کہ بھئی جن کو تم دن رات کافر کافر کہتے نہیں تھکتے۔ وہ تو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ ہر جگہ انہوں نے تبلیغی مشن کھولے ہوئے ہیں۔ ہزاروں مساجد غیر مسلم ممالک میں تعمیر کر رہے ہیں۔ سینکڑوں دینی مدارس جاری کئے ہوئے ہیں قرآن مجید کے تراجم مختلف غیر اسلامی زبانوں میں شائع کر رہے ہیں۔ غیر اسلامی زبانوں میں اسلامی لٹریچر منتقل کر رہے ہیں آخر تم کس طرح مسلمان ہو اور وہ کیوں مسلمان نہیں بلکہ تمہارے کہنے کے مطابق پکے کافر ہیں۔ یہ سوال ہے جس سے یہ لوگ خائف ہیں اور اس لئے طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔ چنانچہ صرف چوہدری غلام محمد ہی نے بہانے نہیں تراشے۔ مدت سے اس قماش کے لوگ بہانے تراشتے چلے آئے ہیں۔ جن میں سے احراری تو اس میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور اب چند سالوں سے المنبر کا ایڈیٹر کر رہا ہے۔ چنانچہ آج کل وہ اس مصیبت میں گرفتار ہے کہ "قادیانیوں کی مذہبی سرگرمیوں کا سیاسی پس منظر" دکھا کر مسلمانوں کو احمدیت سے بیزار کرائے۔

المنبر کے مدیر محترم کو اس کے لئے بہت دور کی کوڑیاں لانی پڑ رہی ہیں۔ چنانچہ اس کے لئے وہ قادیان کی تاریخ بیان فرما رہے ہیں اور دکھا رہے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اجداد کے پاس کتنی جاگیر تھی وہ کیا ہوئی اور اس کے متعلق آپ کے بزرگوں نے کیا کیا۔ اور کس طرح کھوئی ہوئی جائداد کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے کوششیں کیں۔ یہ سب باتیں وہ ہیں جو خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ صرف کانٹ چھانٹ جناب ایڈیٹر صاحب المنبر نے کی ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہ کوئی نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگوں کی بت پرستی کے واقعات پر مسلمانوں کی مذہبی سرگرمیوں کا بت پرستانہ منظر" لکھ مارے۔

المنبر کے ایڈیٹر کی شاید یہ اپنی ایجاد نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اکثر احراری لیڈر اپنا بہت سا زور اسی موضوع پر مارتے رہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ لوگ خود تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے۔" مگر جماعت احمدیہ جو کھلم کھلا اعلان کرتی ہے کہ ہمیں بطور جماعت کے ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہم تو صرف پر امن ذرائع سے دین اسلام کو دنیا کے تمام ادیان اور فلسفہ پر غالب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جب اس کی مساعی کے مقابلہ میں اپنا کوئی عمل پیش نہیں کر سکتے۔ تو اس پر "سیاسی پس منظر" کا الزام لگاتے ہیں تا کہ عام مسلمان اس کے بے مثال دینی کام اور جدوجہد سے متاثر نہ ہو جائیں۔ چنانچہ ہم کسی گزشتہ اداریہ میں ایک دوسرے ہفت روزہ کی بھی جماعت احمدیہ پر اس قسم کے سیاسی الزام پر مشتمل عبارات نقل کر چکے ہیں۔

یہی آخر الذکر ہفت روزہ مولوی محمد علی صاحب جالندھری پر جو احراری سربرآوردہ عالم سمجھے جاتے ہیں تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رحلت کے وقت مجلس کا ایک یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ مولانا محمد علی کے پاس تھا وہ کہاں صرف ہوا؟ اراضی کی خرید پر؟ آڑھت میں یا اس عمارت پر جو ملتان میں کھڑی کی گئی ہے۔ شاید یہ بات مولانا کے دماغ و دل پر نقش کرنا مشکل ہو کہ

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

مولانا نے ساری جدوجہد اس امر پر مرتکز کر رکھی ہے کہ دور دراز کے دیہات کی مسجدوں میں وعظ کر آئیں اور بزعم خویش مطمئن رہیں کہ فرض ادا ہو گیا ہے۔

مولانا کو اندازہ نہیں کہ جس جماعت کا وہ تعاقب کر رہے ہیں وہ ملایان مکتبی پر مشتمل نہیں۔ بلکہ سیاسی چتروں کا ایک مذہبی طائفہ ہے جس نے طاقت کے حصول کی راہیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اور جو اس زمانہ کے تقاضوں سے بکمال و تمام آشنا ہے۔ مولانا ایک لحظہ کے لئے سوچیں یہ زمانہ گپ قسم کے جلسوں میں گھوم پھر کر وعظ کرنے کا ہے یا قرطاس و قلم کے علاوہ سیاست و حکومت کا؟

(چٹان لاہور ۷ مارچ ۱۹۶۶ء ص ۵)

مدیر ہفت روزہ کو مولوی صاحب جالندھری سے جو گلہ شکوہ ہے ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ کس طرح یہ لوگ جب جماعت احمدیہ کے دینی کام کے مقابلہ میں اپنا کوئی کام نہیں دکھا سکتے۔ تو بجائے اس کے جماعت احمدیہ کی خوبی تسلیم کرنے کے اس پر سیاست کاری کا الزام تھوپ دیا جاتا ہے۔ تاہم ایسی باتوں سے یہ لوگ حقائق پر پردے نہیں ڈال سکتے۔ ایک نہ ایک روز ان لوگوں کو بھی خدا خوفی مجبور کر دے گی کہ وہ اپنی غلطی مان لیں۔

ہم ان لوگوں کی خدمت میں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ آپ جانتے ہیں کہ پون صدی سے ہزاروں اٹھے اور انہوں نے جماعت احمدیہ کا راستہ روکنے کی کوششیں کیں۔ مگر وہ سب ناکام ہوئے اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی ہی چلی گئی ہے۔ جو کام وہ کر رہی ہے۔ وہ اندھیرے میں نہیں کر رہی سب کے سامنے کر رہی ہے۔ چنانچہ چوہدری غلام محمد صاحب کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہیئے کہ اس پر غور کریں کہ آخر ایسا کیوں ہے۔ محض ایڈیٹر چٹان یا دوسرے لوگوں کی طرح جماعت کو گالیاں دینے سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ جماعت کے کام کو محض تنقید کا نشانہ بنانے اور اس کی کامیابیوں کو ٹیڑھے زاویوں سے دیکھنے سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ چوہدری غلام محمد صاحب جن باتوں کو جماعت کی نعوذ باللہ ناکامی کی وجوہات سمجھتے ہیں انہی پر غور کر کے اگر انکو سیدھی طرح سمجھنے کی کوشش کی جائے تو جماعت کی کامیابی کی حقیقی وجوہات آپ کو معلوم ہو سکتی ہیں چنانچہ آپ اپنے مضمون میں فرماتے ہیں:۔

"قادیانیوں کی ناکامی کے اسباب بالکل ظاہر ہیں۔ ان کے مبلغین کو جس طرح کے مسائل میں تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے وہ ایک عام مسلمان کو حیات و وفات مسیح اور مہدی کی آمد اور ختم نبوت کے مفہوم میں تو الجھا سکتے ہیں۔ لیکن اس سے وہ لا مذہب لوگوں کو اسلام کی حقانیت کا قائل نہیں کر سکتے۔ دین کا جو تصور وہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے بنی نوع انسان کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ سارا زور نئی نبوت پر صرف کرتے ہیں۔ یا پھر عیسائیوں سے مناظرہ بازی کرتے ہیں۔"

(ایشیا لاہور ۴ اپریل ۱۹۶۶ء ص ۱۱)

چوہدری صاحب اگر انہی باتوں کو صحیح زاویہ سے دیکھتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ جماعت احمدیہ کی کامیابی کا حقیقی راز کیا ہے۔ افسوس ہے کہ احمدیت کی مخالفت نے انہیں اسلام کے بنیادی پہلوؤں سے بالکل غافل بنا دیا ہوا ہے۔ اور وہ موجودہ مادہ پرستی کے زیر اثر ان حقائق سے انکاری ہیں۔ جو ایمان بالغیب کا لازمہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

"اسلام ایک نئی قوت کے ساتھ ابھر رہا ہے"

"ہو سکتا ہے کہ مغربی سوسائٹی پر اسلام کی ہمہ گیر طاقت قبضہ کر لے"

مشہور عالمی مؤرخ پروفیسر ٹائن بی کا ایک خیال افروز مقالہ!

(مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

ایک مشہور عالم مؤرخ اور محقق پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی کی ایک کتاب "تہذیب دوراہے پر" کے عنوان سے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے شائع ہو کر ہزاروں کی تعداد میں دنیا کی چیدہ لائبریریوں میں موصول ہو چکی ہے۔ یہ کتاب پروفیسر صاحب موصوف کے مضامین اور لیکچروں کا مجموعہ ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً مختلف یونیورسٹیوں میں دئیے ہیں۔ کتاب کا انگریزی نام

"Civilization on Trial"

ہے اور اس کے متعلق دنیا کے مستند اہل الرائے اتفاق رکھتے ہیں کہ مغربی سوسائٹی اور تمدن کا اور دنیا کے دیگر مذاہب کے عروج و زوال کا بڑی عمدگی کے ساتھ اس میں تجزیہ کیا گیا ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں مغربی مفکرین کے انداز فکر میں بھی خوشگوار تبدیلی پیدا ہو رہی ہے وگرنہ صلیبی جنگوں کے بعد سے انیسویں صدی کے آخر تک مغربی مفکرین بالخصوص اسلام کے روشن چہرے کو گرد آلود آئینے سے دیکھنے کے عادی تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے

"انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون"

اسلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی سے ایسی شان کے ساتھ اور ایسے روشن دلائل کے ساتھ جلوہ آرا ہوا ہے کہ تحقیق کرنے والے اور غور کرنے والے مفکرین اب اس کی قوت اور اس کی فطری برتری تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

پروفیسر ٹائن بی اپنی مندرجہ بالا کتاب کے صہ ۲۰۵ پر لکھتے ہیں:-

"We can, however, discern certain principles of Islam which if brought to bear in the social life of the new cosmopolitan proletariat, might have important salutary effects in the great society in a near future. Two conspicous sources of danger: one psychological and the other material, in the present relations of this cosmopolitan proletariet with the dominant element in our modern western society are race consciousness and alcohal; and in the struggle with each of these evils, the Islamic struggle has a service to render, which might prove, if it were accepted, to be of high moral and social value."

"اگر ہم اسلامی اصولوں کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان میں کچھ اصول ایسے ہیں کہ اگر مغربی سوسائٹی پر اُن کا اطلاق ہوا تو اس کے انتہائی اہم اور دُور رس نتائج حاصل ہوں گے اور یہ یقینی امر ہے کہ مستقبل قریب میں ہی ایسا ہو جائے گا۔ موجودہ مغربی ماحول میں دو عظیم خطرات موجود ہیں۔ ایک نفسیاتی ہے اور دوسرا مادی! اور یہ عظیم خطرات موجودہ دَور کی سوسائٹی میں نہایت غالب ہیں۔ پہلا خطرہ (جس سے سوسائٹی کے نابود ہونے کا خطرہ ہے) وہ نسلی منافرت کا احساس ہے۔ (یعنی گورے رنگ کی اقوام اپنے آپ کو برتر خیال کرتی ہیں) اور دوسرا عظیم خطرہ "شراب" کی صورت میں موجود ہے۔ اسلام ایک ایسی جدوجہد کو عمل میں لا رہا ہے کہ وہ ان دونوں بدیوں کو مٹا کر انسانیت کی ایک عظیم خدمت انجام دے سکتا ہے اور یہ خدمت ہماری اخلاقی اور مجلسی قدروں کے اعتبار سے انتہائی اہم ہوگی!"

پھر اسی پر اکتفا نہیں۔ پروفیسر ٹائن بی نے اسلام کی اس خصوصیت کو کہ اس میں کالے اور گورے ایک ہی دامن میں تسکین پاتے ہیں نیز یہ کہ یہاں بندہ و آقا۔ اور محمود و ایاز کی کوئی تمیز نہیں۔ مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں (ہم انگریزی عبارت طوالت کی خاطر چھوڑتے ہیں)

"نسلی برتری اور منافرت کا احساس نہ صرف اسلام میں موجود نہیں بلکہ انسانی قلب میں سے اس کو یکسر مٹا دینا اسلام کا ایک عظیم کارنامہ ہے اور آج کی دنیا چلا چلا کر اسلام کی اِس خصوصیت کو اپنانے کی دعوت دے رہی ہے۔ بدقسمتی سے مغربی طاقتوں کا وہ گروہ جو گزشتہ چار سو سال سے دنیا کے اکثر حصے پر غالب ہو چکا ہے اِس لعنت میں گرفتار ہو گیا ہے، اور اب فطرتوں میں یہ احساس رفتہ رفتہ غلبہ پکڑ رہا ہے کہ اِس لعنت کو ختم ہونا چاہیئے۔"
("تہذیب دوراہے پر" صہ ۲۰۵)

مقالے کا آخری حصہ بالخصوص قابلِ غور ہے اور ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ ایک غیر جانبدار شخصیت کی زبان سے اللہ تعالیٰ کیسے رنگ میں اُس تقدیر کا اظہار کروا رہا ہے جو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا مقدر ہو چکی ہے۔ پروفیسر ٹائن بی نے لکھا ہے:-

"دو عظیم تاریخی مواقع پر اسلام کی قوت مشرقِ وسطیٰ سے اُبھر کر مغربی قوتوں سے ٹکرائی۔ پہلا موقع تو اُس وقت آیا جب حضرت محمد مصطفٰے (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جانشین خلفاء کے زمانے میں اسلام نے شام اور مصر کے علاقوں کو آزاد کرایا، اور ایسی قوت سے آزاد کرایا جو ایک ہزار سال سے ان پر مسلط تھی۔ پھر دوسرے موقع پر اسلام نے نور الدین زنگی۔ صلاح الدین اور مملوکوں کے زمانے میں صلیب پرستوں اور منگولوں کے خلاف زبردست مورچے قائم کئے اور اسلامی دبدبہ اور شوکت کا اثر دلوں پر قائم کیا۔ اب آج اگر انسانیت نسلی منافرت کے گڑھے میں گر کر ایک اور نسلی جنگ کو دعوت دے رہی ہے تو بہت ممکن ہے کہ اسلام اپنا تاریخی کردار پھر ادا کرے۔"
(Civilization in Trial P. 212)

آپ فاضل مصنف کا مقالہ شروع سے آخر تک پڑھ جائیں آپ کو جا بجا اس امر کے اشارات ملیں گے کہ مغربی سوسائٹی رفتہ رفتہ دم توڑ رہی ہے اور اس وقت دنیا کے زندہ مذاہب میں سے فقط اسلام میں یہ طاقت ہے کہ وہ موجودہ دَور کے عظیم خطرات کا مقابلہ کر سکے اور صحیح انسانیت کو قائم کر سکے۔ تعجب یہ ہے کہ فاضل مصنف کے سامنے اس وقت عیسائیت۔ بدھ دھرم اور اسلام تینوں مذاہب کے بکھرے ہوئے تمدن اور نمونے موجود ہیں مگر آپ نے تحقیق و تدوین کے بعد صرف اسلام کو اس قابل سمجھا ہے۔ مغرب کے گھناؤنے تمدن کو یکسر بدل کر ایک نئی اور صحیح انسانیت کی بنیاد قائم کر سکتا ہے۔ کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معجزانہ قوتِ قدسی نہیں کہ آپ نے اس زمانے میں اسلام کو اس رنگ میں پیش کیا کہ خود مغربی مفکرین کے نزدیک بھی اب ان کی تمام مشکلات کا حل صرف اللہ تعالیٰ کے اس آخری پیغام میں مضمر ہے!۔

تردید الوہیت مسیح ناصری

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے)

مؤرخہ ۱۱ مارچ ۶۶ء کو مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت جو علمی مجلس منعقد ہوئی تھی اس میں یہ مضمون پڑھا گیا تھا۔

کتاب "جنگ مقدس" (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۱) میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔"

ان الفاظ سے یہ ظاہر ہے کہ (۱) اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سُنتا ہے (۲) دعاؤں کو سُن کر حق و باطل میں فیصلہ فرماتا ہے۔ (۳) اپنے فیصلے کی خبر بطور بشارت وقوع پذیر ہونے سے پہلے دے دیتا ہے اور اپنے بندوں کو انذار و بشارات پر مشتمل وحی کرتا ہے۔

عیسائی اِس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ انبیاء بنی اسرائیل کے زمانے میں اللہ تعالیٰ ایسا کرتا رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بعد میں آنے والے انبیاء سے اس کا یہی سلوک رہا۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تھے اور ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اِن صفات اور سنت پر انہیں بھی قدرت ہونی چاہیئے اور اس کا کوئی عملی ظہور بھی ہونا چاہیئے لیکن عملی ظہور تو کجا حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اب تک کوئی ایک دعویدار بھی ایسا نہیں پایا گیا جس نے کہا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی دعا سُنتے ہیں اور اس کی طرف انذار و بشارات پر مشتمل وحی کرتے ہیں۔ ۲۰۰۰ سال سے اب تک ایسی کوئی مثال نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو حضرت مسیح علیہ السلام جو بقول عیسائیاں خدا تھے مر چکے ہیں نیز انہی قادرانہ تجلیات وصفات اور ان کے ظہور کے لحاظ سے بھی مر چکے ہیں اور جو مر جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا یا یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام میں یہ صفات پائی ہی نہیں جاتیں نہ وہ دعاؤں کو سُن سکتے ہیں اور نہ ان کا جواب دے سکتے ہیں۔ یہ نقائص رکھنے والی ہستی بھی خدا نہیں ہو سکتی۔ لہذا دونوں طریق سے مسیح علیہ السلام کی الوہیت باطل ہے۔ اگر عیسائی اس کا یہ جواب دیں کہ حضرت مسیح یہ تمام کام کر سکتے ہیں لیکن اپنی مرضی سے نہیں کرتے تو جب تک وہ اپنی بات کا عقلی یا عملی ثبوت مہیا نہیں کرتے کہ کیوں ایسا نہیں کرتے اُس وقت تک انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ مسیح کی الوہیت بے ثبوت ہے اور جس ہستی کا وجود ہی بے ثبوت ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسیح سے پہلے اللہ تعالیٰ پر کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا کہ اس کی ہستی بے ثبوت رہی ہو۔ پھر اِس سے یہ بھی ثابت ہے کہ عیسائیوں کا مزعومہ خدا جذباتِ غیرت سے بھی عاری ہے کہ اہلِ اسلام کے چیلنج کرنے پر بھی اُسے غیرت نہیں آتی اور وہ ربّنا المسیح کہنے والوں کی نہ دعائیں سُنتا ہے۔ نہ انہیں وحی کرتا اور نصرت کے وعدے دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب یورپ اور امریکہ میں یہ نعرہ بلند ہو رہا ہے کہ ہمارا خدا مر گیا ہے کیونکہ اُن لوگوں کی ضمیر ایک بے حس، گونگی اور بہری ہستی کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں اِس لئے وہ خدا کی موت کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔

لیکن اسلام کا خدا ہر زمانے میں اِنِّی اَنَا اللّٰہ کا نعرہ بلند کرتا ہے اور اپنی تمام صفاتِ حسنہ اور ان کے ظہور کے ساتھ قائم و دائم ہے۔

فالحمد للّٰہ رب العالمین

حدیث النبی ؐ

اولاد کو ضائع نہ کیجیے

عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء اثمًا ان یضیع من یقوت۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا یہی گناہ کافی ہے کہ وہ ضائع کر دے ان کو جن کی خوراک اس کے ذمّہ ہے۔

تشریح:۔ ہر انسان اپنی ذمہ داریوں کی وجہ سے خدا کے حضور جواب دہ ہو گا باپ اپنی اولاد کی تربیت کا ذمہ دار ہے اور قیامت کے دن خدا کے حضور اِس کے لئے جواب دہ ہو گا۔ یہ مفہوم ایک حدیث کا ہی ہے۔ مندرجہ بالا حدیث بتلا رہی ہے کہ یہ بھی گناہ ہے کہ انسان اپنے اہل و عیال کو کھانا تو دے لیکن ان کی تربیت کا سامان نہ کرے۔ اِس صورت میں وہ گنہگار ہے اور خدا کے حضور جواب دہ۔ اولاد کی تعلیم و تربیت پر خرچ سے دریغ بھی ایک گناہ ہے۔ اِس حدیث سے گناہ اور نیکی کے فلسفہ پر روشنی پڑتی ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری مرضی ہے مَیں اپنی اولاد کو جیسے چاہوں رکھوں ایسا نہیں ہے۔ وہ اگر اولاد کی جسمانی، روحانی اور ذہنی نشوونما اور ارتقاء کے لئے کوشش نہیں کرتا تو عقلاً وہ اپنا اور قوم کا ہی نقصان نہیں کرتا گناہ کا مرتکب ہونے کے لحاظ سے خدا کے حضور بھی جواب دہ ہو گا۔ (غلام باری سیف)

تحریکِ وصیّت

"جماعت کا ہر فرد وصیّت کرے!"

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

قادیان سے ہجرت کے بعد حضور پُرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"اِس وقت میرے نزدیک کم از کم یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اِس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اِس اعتراض کو دُور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیّت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالےٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم ہیں ۔۔۔۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیّت نہ کی ہو۔" (الفضل ۵ جون ۴۸ء)

(مرسلہ:۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۷ اپریل کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر محترمہ طاہرہ رحمٰن صاحبہ ایم۔اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ بنت محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم ریاض قدیر صاحب لودھی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی ابن سردار عبدالقادر خان صاحب اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر محکمہ زراعت بہاولپور سے بعوض ۵ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔ برات جس میں متعدد غیر از جماعت اصحاب بھی تھے بہاولپور سے ربوہ آئی۔

ساڑھے تین بجے تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو کہ مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے عربی سلسلہ احمدیہ نے فرمائی۔ اسکے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے جن کی صدارت میں یہ تقریب منعقد ہو رہی تھی مختصر مگر نہایت مؤثر تقریر میں یہ بتایا کہ جماعت احمدیہ اسلامی تعلیم اور اپنے امام کی ہدایت کے مطابق کس طرح سادگی کے ساتھ رخصتانہ کی تقاریب م

مناتی ہے اور اس طرح بہت سی قباحتوں سے بچ جاتی ہے۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کی ۴۷ ویں مجلسِ مشاورت کی مختصر روداد

اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۷ مارچ میں اہم جماعتی امور پر غور

سب کمیٹی تحریکِ جدید و وقفِ جدید کی سفارشات پر اہم مشورے

(قسط دوم)

چندہ جات کی وصولی پر گرانٹ ملنے کا استحقاق

بعدہٗ ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱۲ اور اس کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش زیرِ غور آئی اس تجویز میں کہا گیا تھا کہ صدر انجمن احمدیہ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی اسی فیصد سے زائد وصولی پر جماعتوں کو گرانٹ دیتی ہے۔ ہر جماعت جس کی وصولی کی مقدار اس مقررہ حد تک پہنچ جائے وہ گرانٹ کی مستحق ہوتی ہے اس کے برعکس وکالت تحریک جدید کی طرف سے شہری اور دیہاتی جماعتیں خواہ وعدوں کے مطابق وصولی سو فیصد بھی ہو جائے گرانٹ حاصل نہیں کر سکتیں لہٰذا ایسا یکساں قاعدہ بنایا جائے کہ سب چندوں یعنی صدر انجمن احمدیہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی وصولی کی فیصد حد مقرر ہو تا جماعتیں ان تینوں شعبوں سے مقررہ حد تک پہنچنے کی صورت میں گرانٹ حاصل کر سکیں۔

جماعت احمدیہ حویلیاں کی اس تجویز سے وکالتِ مال تحریک جدید اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ کو اتفاق نہ تھا۔ وکالتِ مال کا موقف یہ تھا کہ تحریک جدید کی گرانٹ کی غرض و غایت صدر انجمن احمدیہ کی گرانٹ کی غرض و غایت سے قدرے مختلف ہے۔ اس لئے تحریک جدید کے نقطۂ نظر سے ہر جماعت کو گرانٹ دینا ضروری نہیں خواہ اس کی وصولی سو فیصدی ہی کیوں نہ ہو۔ وقفِ جدید نے اس تجویز پر یہ رائے دی تھی کہ وقفِ جدید لازمی چندوں کے علاوہ کسی چندہ پر گرانٹ دینے کے حق میں نہیں ہے کیونکہ اس طرح سلسلہ کا بہت سا روپیہ اصل مقصد سے ہٹ کر خرچ ہونے لگتا ہے۔

سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱۲ دربارہ گرانٹ سے اتفاق نہیں کیا اور لکھا کہ سب کمیٹی کے نزدیک تحریک جدید ہر جماعت کو گرانٹ دینے کی پابند نہیں ہے البتہ گرانٹ کا دینا تحریک جدید کے اقتضائے رائے پر منحصر ہوگا۔

نمائندگان شوریٰ نے اس تجویز پر بحث کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا اور تجویز کو منظور نہ کئے جانے کی سفارش کی حضور ایدہ اللہ نے شوریٰ کی اس سفارش کو قبول فرماتے ہوئے تجویز مذکور کو منظور نہ کئے جانے کے حق میں فیصلہ دیا۔

ربوہ میں خالی پلاٹس پر مکان تعمیر کرنیکا مسئلہ

ازاں بعد ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱۷ زیرِ غور آئی۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ کی طرف سے پیش کردہ اس تجویز میں کہا گیا تھا کہ مرکز ربوہ میں جن فروخت شدہ پلاٹس پر ابھی تک کوئی ایسی تعمیر نہیں ہوئی ہے جو رہائش کے قابل ہو اور وہ پلاٹس عرصہ دو سال سے زائد عرصہ کے فروخت شدہ ہوں ان کے خریداروں سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ایک معین عرصہ میں ان پر قابل رہائش مکان تعمیر کریں۔ بصورت دیگر ان خریداروں کے نام سے وہ پلاٹس خارج کرکے ایسے نئے احباب کے پاس حسب قواعد آبادی سابقہ قیمت پر ہی فروخت کئے جائیں جو عرصہ ایک سال کے اندر اندر ان پلاٹس پر مکانات تعمیر کرکے انہیں آباد کرنے کی حتمی ذمہ داری اٹھائیں اور نئے خریداروں سے حاصل شدہ رقم سابقہ خریداروں کو واپس کر دی جائے دفتر کمیٹی آبادی ربوہ کو پٹہ داروں کی بعض مجبوریوں اور موجودہ اقتصادی حالات کے پیش نظر اس تجویز سے اتفاق نہ تھا اس کا نقطہ نظر یہ تھا کہ چونکہ ربوہ میں مکان بنانا زیادہ نفع مند نہیں اس لئے اس جگہ کی آبادی کا دوسری نئی آبادیات کے ساتھ مقابلہ کرنا مشکل ہے۔

سب کمیٹی نے اوّلاً تو اپنی رپورٹ میں تجویز کے الفاظ کو قابل اعتراض گردانا کیونکہ ربوہ میں پلاٹس فروخت شدہ نہیں ہیں بلکہ پٹہ پر دئے گئے ہیں۔ دوسرے اس نے دفتر کمیٹی آبادی کے نقطۂ نظر سے اتفاق نہ کرتے ہوئے قرار دیا کہ ربوہ میں دینی تجارتی تمدنی اور تعلیمی نقطۂ نظر سے مکان کی تعمیر بہت سودمند ہے۔ چنانچہ سب کمیٹی نے اس تجویز کو درج ذیل ترمیم شدہ صورت میں منظور کئے جانے کی سفارش کی:۔

"بعض لوگوں کو زمین پٹہ پر دی گئی ہے اور ابھی تک پٹہ دار نے کوئی قابل رہائش تعمیر اس پر نہیں کی ایسے ہر پٹہ دار کو کمیٹی آبادی نوٹس دے کہ ایک معین میعاد کے اندر وہ قابل رہائش مکان اپنے پلاٹ پر تعمیر کرے ورنہ اس کی الاٹمنٹ قابل منسوخی ہوگی۔ سوائے اس کے کہ پٹہ دار اپنی مجبوری کی وجوہات پیش کرکے میعاد مذکور میں توسیع حاصل کرے"

اس تجویز اور سب کمیٹی کی سفارش پر شوریٰ میں خاصی طویل بحث ہوئی جس میں ربوہ کی آبادی کو جلد از جلد بڑھانے کی اہمیت اور بعض پٹہ داروں کی جائز مجبوریوں اور ان سے پیدا ہونے والی صورتِ حال اور بہت سے متعلقہ مسائل زیرِ غور آئے جن نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا ان میں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، مکرم ہارون رشید صاحب حافظ آباد مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کراچی مکرم عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید مکرم مرزا اسلم حیات صاحب لائلپور مکرم خان ضیاء الحق خان صاحب خانپور مکرم سردار عبدالقادر صاحب چنیوٹ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ربوہ اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب لاہور شامل تھے۔ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بحث کے دوران مختلف مواقع پر مسئلہ زیرِ بحث کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈال کر نمائندگان اور کمیٹی آبادی کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔

بحث کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی توجہ اس طرف ہو کہ وہ پہلے بھی بڑی قربانی کر چکے ہیں اور ربوہ میں قابل رہائش پلاٹ پٹہ پر حاصل کئے ہیں لیکن حالات کا تقاضا یہ ہے کہ جن دوستوں کے پلاٹ خالی پڑے ہیں اور ان پر ابھی کوئی تعمیر نہیں ہوئی وہ تکلیف برداشت کرکے بھی ان قطعات کو آباد کریں تا یہ شہر اپنی پوری آبادی کی وجہ سے ان تکلیفوں سے محفوظ ہو جائے جو اسی وقت اسے برداشت کرنی پڑتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ غرض پوری

موصی احباب سے ایک ضروری گذارش

دفتر بہشتی مقبرہ کو بسا اوقات بعض موصی اصحاب کا موجودہ پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ضروری اطلاعات دینے میں بہت پریشانی اور دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ دفتر سے ان کے نام کے خطوط ڈاک خانہ سے واپس آتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ نقل مکانی کر چکے ہیں یا وہاں سے کسی دوسری جگہ تبدیل ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ احباب کے ذرا سے تساہل سے نہ صرف اخراجات کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ خود وہ احباب بھی ان ضروری اطلاعات سے محروم رہتے ہیں جو دفتر سے ان کی وصایا کے حسابات کے سلسلہ میں یا دیگر امور کے متعلق بھیجی جاتی ہیں اور پھر باہم رابطہ قائم نہ رہنے کی وجہ سے بعض پیچیدگیاں اور مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس احباب سے درخواست ہے کہ جب بھی وہ ایک ہی مقام پر رہتے ہوئے نقل مکانی کریں یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں تبدیل ہو جائیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر کو بہت جلد اطلاع فرما دیا کریں۔ اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے کہ ان کو ضروری اطلاعات دفتر سے پہنچتی رہیں گی اور دفتر کا بھی فائدہ ہے کہ اس کے اخراجات ڈاک ضائع نہیں ہوں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اطفال الاحمدیہ ربوہ کا خصوصی پروگرام

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ نے ۳ اپریل تا ۱۴ اپریل اطفال کے لئے ایک خصوصی تربیتی پروگرام تجویز کیا ہے تاکہ بچے موسمی تعطیلات میں زیادہ سے زیادہ وقت تربیتی پروگرام میں صرف کریں اس سلسلہ میں صبح ۷½ تا ۱۰ بجے تعلیمی کلاسوں کا اجراء حلقہ جات میں کیا گیا ہے۔ بعد عصر تا مغرب ورزشی مقابلے ہوتے ہیں اور اسباق کی نگرانی کی جاتی ہے کہ اطفال بلا ضرورت نماز عشاء کے بعد گھر سے باہر نہ جائیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ بھی اطفال کی دلچسپی اور دلداری کی خاطر ان کے حلقہ جات میں تشریف لے جاکر حوصلہ افزائی فرما رہے ہیں۔ اور نہایت ہی قیمتی نصائح سے نواز رہے ہیں۔ آپ نے مورخہ ۳ اپریل ۶۶ء بعد عصر دارالصدر جنوبی کے اطفال کو خطاب فرمایا۔ جنہوں نے سہ روزہ ریلی منعقد کر رکھی تھی۔ اسی طرح ۵ اپریل ۶۶ء مجلس دارالصدر شرقی کے اطفال کی ریلی کا افتتاح بھی فرمایا۔ آپ نے اس موقعہ پر عہدہ داران اور اطفال کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ بچوں کی تربیت کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ انہیں علم و عمل کی صحیح قدر و قیمت بتا کر ان میں قابلیت اور حصول علم کی لگن لگا دی جائے۔ دوسرے عبادت اور ذکر الٰہی کی عادت بچپن ہی میں ڈالی جائے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر پختہ یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ تیسرا ادب مجالس کو ملحوظ رکھا جائے۔ چوتھے حفظ مراتب کا خیال رکھیں آپ نے فرمایا اگر ان امور کو مدنظر رکھ کر بچوں کی تربیت کی جائے گی تو یقیناً آئندہ نسل بہت بابرکت ہو گی۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ حالیہ جنگ میں خدا تعالیٰ نے کس طرح نشان دکھائے اور پاکستان کو فتح دی مگر اسلام کو اس سے بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ جن کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا۔ اسلئے ہمارے بچوں کو ابھی سے ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کرنی چاہیئے تا اسلام دوسرے تمام باطل مذاہب کے مقابلہ میں فتح پائے اس کے بعد آپ نے دعا فرما کر افتتاح فرمایا۔

(شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

عطیہ جات برائے تعمیر ہال اور خدام

جیسا کہ خدام بھائیوں کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر کا کام گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا اور یہ کام ابھی جاری ہے۔ تعمیر کی کچھ منازل طے ہو چکی ہیں۔ اور بعض باقی ہیں۔ مجلس مرکزیہ کی کوشش ہے کہ یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ مرکز کی یہ کوشش خدام بھائیوں کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مالی امداد کا کام بہر حال مجالس نے ہی کرنا ہے اور مجالس کو چاہیئے کہ اس کی طرف اس رنگ میں توجہ دیں کہ ہر خادم اپنے ہال کی تعمیر کے لئے عطیہ دے اور ہر خادم سے ہر ماہ اس غرض کے لئے عطیہ وصول کیا جائے۔ اس رنگ میں عطیہ تعمیر ہال وصول کرنے کی طرف مجالس نے توجہ نہیں دی۔ اس لئے مجالس کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ۱۳۲ روپے یا سو روپے کے عطایا کے حصول کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی مدنظر رکھیں کہ ہر خادم سے تعمیر ہال کے لئے عطیہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام اپنے ہال کی تعمیر کے بارے میں خاص اور گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ قائدین مجالس اور ناظمین مال کی تحریک پر ان کی توقع سے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات اصلاح و ارشاد کے جلسے منعقد کریں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے ماہ اپریل میں تمام لجنات اماء اللہ کو اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ اصلاح و ارشاد کے جلسے منعقد کرنے چاہئیں۔ اس سلسلے میں ضروری لٹریچر مرکز سے منگوایا جا سکتا ہے۔ ان جلسوں کی رپورٹیں ۱۰ مئی تک مرکز میں ضرور بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد ربوہ لجنہ مرکزیہ)

ہفتہ تحریک وصیّت

(۱۵ تا ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کے مشورہ اور سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق اس سال "ہفتہ تحریک وصیت" ۱۵ تا ۲۲ اپریل ۶۶ء کے ایام میں منایا جائے گا۔ امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان وصایا جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں اور کوشش فرمائیں کہ ہر صاحب جائیداد اور کمانے والا غیر موصی احمدی نظام وصیت میں شامل ہو جائے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

"اس وقت میرے نزدیک یہ تحریک ہونی چاہیئے
کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے" اور کوشش کرنی
چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ رہے
جس نے وصیت نہ کی ہو" (الفضل ۵ رجولائی ۴۷ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

غیبت ایک مہلک بیماری ہے

دنیا میں اچھے طور پر زندگی بسر کرنا اور اسباب کا خیال رکھنا کہ خود بھی آرام کی زندگی بسر کی جائے اور دوسروں کو بھی راحت و آرام میسر ہو۔ امن عالم کا بنیادی نقطہ ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جہاں ہمیں بہت سی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے وہاں بہت سی باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے ان میں سے ایک بہت بڑا مرض غیبت کا ہے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں چند اشخاص مل بیٹھیں۔ وہاں کسی کی غیبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت سے سخت منع فرمایا ہے۔ ایک مسلمان کو اپنے دوسرے بھائی کی جو کہ اس وقت حاضر نہ ہو بدگوئی کرنے کے گناہ کا اندازہ آپ اس سے لگائیے کہ قرآن مجید نے اسے اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ جس قدر ممکن ہو ایسی بری عبادت سے بچیں۔ اگر ہمارے سامنے کسی کی کوئی بدگوئی کرے تو اسکی نہ سنیں۔ اسے اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم سے آگاہ کریں۔ اس کا اثر یہ ہو گا۔ کہ وہ شخص جب دیکھے گا۔ کہ ہم اسکی بات سننے کے روادار نہیں تو وہ بدی کی بات کرنے سے خود بخود باز آ جائے گا۔ اور ایسی بات آئندہ نہ کرے گا۔

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا بیٹا مقصود اقبال بعمر تیرہ سال دو ماہ سے اعصابی درد دل کی شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے اسکی صحت کاملہ عاجلہ کے درخواست دعا ہے۔

غلام محمد ثالث مکان نمبر ۱۸۔ ۱/B اندرونی لوہاری گیٹ لاہور

۲۔ میری بیوی فضیلت بیگم دماغی امراض میں مبتلا ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبارک احمد ولد مولوی محمد علی صاحب مرحوم کوارٹر نمبر ۱۲/۱ م رحمان پورہ کالونی اچھرہ لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا یا ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

[redacted]

مسل نمبر ۱۸۱۷۶

میں شیخ فیض قادر ولد حضرت شیخ نور احمد صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ آڈٹ انکم ٹیکس عمر ۵۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۵ I A ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹؍فروری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں آڈیٹ اور انکم ٹیکس کی پریکٹس کرتا ہوں جس کے ذریعے سے مجھے ماہوار مبلغ چار صد روپے اندازاً آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہیں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط

العبد:۔ فیض قادر

گواہ شد:۔ محمد شفیع خان نجیب آبادی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناظم آباد کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۸۱۷۷

میں نسیم ہدایت اللہ سنگوی بنت چوہدری ہدایت اللہ سنگوی قوم اجوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۶۱ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵؍فروری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ایم ایس سی کی طالبہ ہوں اور مجھے میرے والدین کی طرف سے مبلغ چالیس روپے ماہوار جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ:۔ نسیم ہدایت اللہ سنگوی

گواہ شد:۔ فیض عالم خان مرکزی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۷۹

میں رشیدہ بیگم بنت چوہدری محمد خان قوم جٹ ورک پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بداد پور ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ کوئی آمد نہیں:۔

۱۔ نقد روپے -/۲۳۲

۲۔ حق مہر -/۵۰۰ مگر میرا خاوند غیر احمدی ہے اس سے وصول نہیں ہوا۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم

گواہ شد:۔ بشیر احمد پریذیڈنٹ بداد پور ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال بے داد پور ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۸۱۸۰

میں حبیبہ محمود زوجہ چوہدری محمود مختار صاحب قوم جٹ ماہی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن A/۶۷ سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاکخانہ کراچی نمبر ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰؍فروری ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ بارہ ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کی طرف سے واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے

(i) ہار طلائی دو عدد وزنی ۱۰ تولہ

(ii) چوڑیاں طلائی ۲۲ عدد وزنی ۲۰ تولہ

(iii) انگوٹھیاں چار عدد وزنی ۲ تولہ

(iv) کانٹے طلائی ۴ جوڑی وزنی ۵ تولہ

جملہ وزنی ۴۴ تولہ قیمت -/۶۰۰۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ حبیبہ محمود بقلم خود

گواہ شد:۔ محمود احمد مختار ولد چوہدری احمد مختار صاحب خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے نہایت مفید ومؤثر اور کامیاب دوا۔ کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کرکے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ۔

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

ضروری اعلان

اے۔ ایس۔ بی۔ نوٹس نمبر پی آئی۔ ۲۴۹/۳/۶۵/ ایڈلون ۸۵۔۱۰ اور پی ۲/۵۰۵/۳/۶۵ ایڈلون ۸۵ جو کہ بالترتیب ۵؍اپریل ۱۹۶۶ء اور ۱۲؍اپریل ۱۹۶۶ء کو کھلنے تھے اور بالترتیب ایمبولینسز اور الیکٹریکل میٹریل اینڈ ایکوپمنٹ کی خرید کے لئے تھے منسوخ کئے جاتے ہیں۔

(اے حمید۔ ایس۔ کے۔ پی آر ایس چیف کنٹرولر آف پرچیز)

۷۷۶/۱۱/۱۳۸۱

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط وکتابت کیا کریں۔

اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام ماہنامہ انصار اللہ جاری کرائیے سالانہ چندہ چھ روپے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ سے محبت کا تقاضا!

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے بھی تحریک جدید کا وعدہ پیش کیا جائے

مجلس شوریٰ ۱۹۶۶ء کے دوران مکرم رانا محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے متعلق فرمایا کہ اس میں نہ صرف ہمارا خود اپنی طرف سے حصہ لینا ضروری ہے بلکہ اپنے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہوں نے تحریک جدید کے پودے کی آبیاری کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کر دیا) کی طرف سے بھی حصہ لینا چاہیئے۔ یہ تحریک در اصل حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس محبت اور عشق کا ایک تقاضا ہے جو ہر مخلص احمدی کے دل میں موجزن ہے۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آخری عطیہ کو -/۱۲،۵۰۰ روپے تک پہنچا یا تھا۔ اور اب حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کی وجہ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں اس کمی کا واقعہ ہونا ایک طبعی امر ہے۔ لیکن اس کمی کو پورا کرنا حضورؓ کے مخلص فدائیوں پر ہی لازم آتا ہے۔ پس میں ان سطور کے ذریعہ جملہ مخلصین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے محبوب امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے بھی کچھ نہ کچھ حسب توفیق اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنی قلبی محبت کا ثبوت بہم پہنچائیں ——— اس رنگ میں بعض دوستوں نے اپنی محبت کا اظہار فرمایا ہے مثلاً

[illegible]

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے چندہ کے علاوہ ۔۔ ۱۰۷ روپے اور
مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نے اپنے چندہ کے علاوہ قریباً ۲۶ روپے
حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ دوست اس مبارک تحریک میں حصہ لیں تو جہاں ہمارا مالی نظام مستحکم تر ہو گا وہاں معطی حضرات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے عظیم الشان ثواب سے بھی بہرہ ور ہوں گے۔

مخلصین جماعت اس سلسلہ میں جلد از جلد اپنے وعدوں میں اضافہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ربوہ میں یوم مسیح موعودؑ

مورخہ ۱۰ اپریل بروز اتوار صبح ۸ بجے مسجد مبارک میں جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" منعقد ہو رہا ہے۔ تمام اہالیان ربوہ سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر جلسہ میں شریک ہوں۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

(اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے)

شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدرآبادی ۱۱ اپریل کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۹ اپریل۔ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدرآبادی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے انگلستان جانے کے لئے مورخہ ۱۱ اپریل بروز دوشنبہ صبح دس بجے بذریعہ بس ربوہ سے لاہور روانہ ہو رہے ہیں جہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز براستہ کراچی عازم انگلستان ہوں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں لاریوں کے اڈہ پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر۔ ربوہ)

بھارت نے سیالکوٹ کے علاقے روس کے دباؤ سے خالی کئے ہیں

پاکستان پر اعلانِ تاشقند کی خلاف ورزی کا الزام گمراہ کن ہے

راولپنڈی ۹ اپریل۔ سرکاری حلقوں نے اس بارے میں بالکل لاعلمی کا اظہار کیا ہے کہ روس نے اعلان تاشقند کی مبینہ خلاف ورزیوں کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لئے پاکستان اپنا ایک نمائندہ بھیجا ہے۔ وزیر اعظم بھارت مسز اندرا گاندھی نے کل لوک سبھا میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ پاکستان اعلان تاشقند کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اور حکومت روس نے اپنا ایک نمائندہ اس صورت حال پر بات چیت کرنے کے لئے راولپنڈی بھیجا ہے۔ یہاں کے سیاسی حلقوں نے مسز اندرا گاندھی کے اس الزام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات انتہائی اہم اور قابل غور ہے کہ بھارت نے سیالکوٹ سیکٹر کے تین علاقوں کو مسز اندرا گاندھی کے دورہ روس سے واپسی کے بعد خالی کیا ہے ان تینوں علاقوں سے بھارت نے اعلان تاشقند کے مطابق فوجیں واپس نہیں بلائی تھیں۔ اس طرح اس نے اس معاہدہ کی سنگین خلاف ورزی کی تھی۔

مبصروں نے کہا ہے کہ اس بات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ روس اپنا دباؤ اس فریق کی طرف استعمال کر رہا ہے جو اعلان تاشقند کی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے اور اسی دباؤ کی وجہ سے بھارت سیالکوٹ کے تینوں علاقے خالی کرنے پر مجبور ہوا ہے

سرکاری حلقوں نے بھارت کی وزیر اعظم کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دیانتداری سے اعلان تاشقند کی پابندی کر رہا ہے اس لئے اس کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں بات چیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ٹھیکیدار عبد اللطیف صاحب لون کے جواں سال فرزند

عزیز عبد الباسط نعیم کی افسوسناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ جناب ٹھیکیدار عبد اللطیف صاحب لون کے جواں سال منجھلے صاحبزادے عبد الباسط نعیم مورخہ ۷ اپریل ۶۶ء کو صبح سات بجے میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں ایک ماہ قبل ڈھاکہ میں خون کے سرطان کا عارضہ لاحق ہوا تھا۔ انہیں ۳۰ مارچ کو بغرض علاج ڈھاکہ سے لاہور لایا گیا جہاں ہر ممکن انسانی تدبیر اور علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ ۷ اپریل کو ہی ان کی میت لاہور سے ربوہ لائی گئی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ انہیں قطعہ شہداء میں میجر منیر احمد شہید اور کیپٹن نذیر احمد شہید کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

عبد الباسط نعیم گزشتہ پانچ سال سے ڈھاکہ میڈیکل کالج میں زیر تعلیم تھے اور انہوں نے اسی سال ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان دیا تھا۔ ان کی تعلیمی زندگی بہت درخشاں اور کامیاب رہی۔ انہوں نے مختلف امتحانات میں نمایاں کامیابیوں پر وظائف حاصل کئے۔ انہوں نے آٹھ سو اور پندرہ سو میٹر کی دوڑ میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے علاوہ پاکستان بھر کی یونیورسٹیوں میں ریکارڈ قائم کیا تھا۔ نیشنل چیمپئن شپ میں انہوں نے مختلف مواقع پر مشرقی پاکستان کی اور ۱۹۶۴ء میں ڈھاکہ میں جرمن ایتھلیٹک ٹیم کے خلاف پاکستان کی نمائندگی کی۔ ٹوکیو اولمپک کے موقعہ پر انہیں اولمپک شعلہ اٹھانے کا غیر معمولی اور نمایاں اعزاز بھی حاصل ہوا۔ ۶۳-۱۹۶۲ء میں انہیں بہترین کارکردگی پر ڈھاکہ یونیورسٹی کا بلیو (BLUE) دیا گیا۔ وہ ۲۵ اگست ۱۹۳۸ء کو قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ عبد الباسط نعیم بہت نیک اور صالح نوجوان تھے۔ والدین اور بزرگوں کی مکمل فرمانبرداری کے علاوہ دوستوں، ساتھیوں اور دیگر اقارب کے لئے ہمدردی و غمخواری کا بھی بے پناہ جذبات رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے سوگوار والدین چار بھائی اور تین بہنوں کے علاوہ بے شمار احباب و دوستوں کو چھوڑا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی بلندی درجات کے لئے اور ان کے والدین اور بہنوں اور بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔